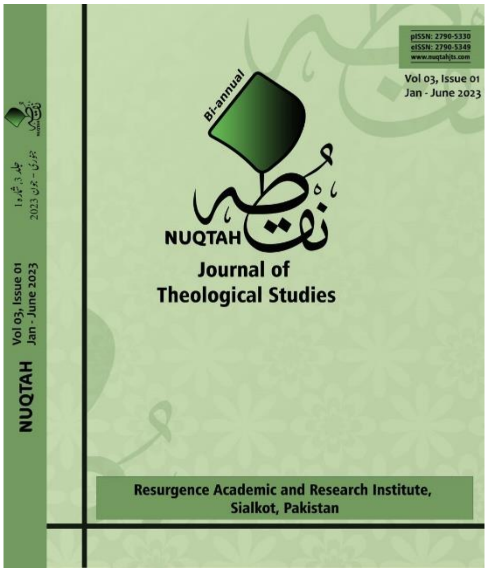

NUQTAH Journal of Theological Studies

Editor: Dr. Shumaila Majeed
(Bi-Annually)
Languages: Urdu, Arabic and English
pISSN: 2790-5330 eISSN: 2790-5349
https://nuqtahjts.com/index.php/njts

Published By:
Resurgence Academic and Research Institute, Sialkot (51310), Pakistan.
Email: editor@nuqtahjts.com

پیر سید مہر علی شاہ کی علم حدیث میں خدمات کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of Pir Syed Meher Ali Shah's Contribution to the Hadith Science

قاری عزیز حیدر
پی ایچ ڈی سکالر شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد
Email: ahqadri5@gmail.com

ڈاکٹر یاسر عرفات
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد
Email: yasirawan@gcuf.edu.pk

Published online: 30th June 2023

View this issue

OPEN ACCESS
CC BY

Complete Guidelines and Publication details can be found at:
https://nuqtahjts.com/index.php/njts/publication-ethics

پیر سید مہر علی شاہ کی علم حدیث میں خدمات کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of Pir Syed Meher Ali Shah's Contribution to the Hadith Science

ABSTRACT

Muslim Scholarship of the Indo-Pak Sub-continent contributed a lot to Hadith and its relevant sciences. Among these Scholars, a well-known name is Pir Meher Ali Shah who did a marvellous job through his insightful work. He was a Sufi of the Chishti circle of tasawwuf and was a Scholar of the Hanafi school of thought. He left many books and writings about Tafsir, Hadith, Fiqh, Tasawwuf and Ilm ul Kalam. Pir Meher Ali learned the knowledge of Hadith from great scholars of his time and got permission for Hadith teaching from renowned scholars like Ahmed Ali Siharanpuri and Maulana Lutfullah Ali Garhi. He quoted and Interpreted Ahadith and also discussed various Uloom ul Hadith (Sciences of Hadith) in his writings. Pir Meher Ali also took practical steps to strengthen and maintain the authoritative position of Hadith during the movement of *inkaar e Hadith* (Denial of the authority of Hadith). He appointed many Hadith Scholars like Maulana Meher Muhammad, Maulana Fazal-e-haq Mudaddith Shams Abadi, Maulana Hakeem Qari Ahmed and Maulana Muhammad Haleem Hazarvi in different Madrassah to promote the science of Hadith and to highlight the significance of this science. The writings and books of his pupils reflect Pir Mehr Ali Shah's deep knowledge. In this Article, Pir Meher Ali Shah's contribution to the science of Hadith has been analyzed.

Keywords: Hadith, Meher Ali, Authority of Hadith, Sunnah

تمہید:

اسلامی تعلیمات کا پہلا بنیادی ماخذ قران کریم ہے اور اس کی اولین تفسیر و تشریح حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ قرآن کریم اور حدیث نبوی علیہ الصلوۃ والسلام دونوں ہی منزل من اللہ ہیں اور دونوں میں سے ایک کو ماننا اور دوسرے کا انکار گویا دونوں کا انکار ہے حدیث کے بغیر قرآن کریم سمجھ نہیں آسکتا اسی ضرورت کی بناء پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر تابعین عظام اور ائمہ کرام سے لے کر محدثین تک اور فقہاء سے لے کر آج تک آنے والے اہل علم حضرات نے حدیث وعلوم حدیث کی گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ برصغیر پاک وہند کی سرزمین بلاشبہ علم وادب کا گہوارہ رہی ہے اس سرزمین میں جہاں چوٹی کے مفسرین، فقہاء، ادباء، مورخین اور شعراء نے جنم لیا ہے وہاں محدثین بھی ایک بڑی تعداد میں شامل ہیں جنہوں نے حدیث کے میدان میں نہایت شاندار خدمات سرانجام دی ہیں ان میں ایک نام حضرت پیر سید مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی کا ہے۔ پیر صاحب متعدد علوم وفنون کے جامع تھے۔

تعارف :

پیر مہر علی شاہ کی ولادت یکم رمضان المبارک بروز سوموار 1275ھ بمطابق 1859ء کو گولڑہ شریف اسلام آباد میں ہوئی۔ درس نظامی کی کتب پڑھنے کے بعد کتب تفاسیر و احادیث کے لیے آپ ہندوستان کے مشہور محدث حضرت مولانا لطف اللہ علی گڑھی (متوفی 1906ء) کے درس میں شریک ہوگئے وہاں سے فراغت پانے کے باوجود حصول علم کا سفر جاری رکھتے ہوئے آپ شیخ الحدیث مولانا احمد علی (متوفی 1880ء) کے مدرسہ سہارنپور میں داخل ہوگئے اس زمانے میں مولانا احمد علی فن حدیث کے امام تصور کیے جاتے تھے۔ پیر صاحب نے ان سے بخاری شریف اور مسلم شریف کی تعلیم حاصل کی۔ آپ نے تقریباً بیس برس کی عمر میں علوم رسمیہ کی تکمیل کر کے وطن کی مراجعت فرمائی۔

پیر مہر علی شاہ پر ہونے والے تحقیقی کام:

پیر مہر علی شاہ کی علمی و عملی مساعی چونکہ کئی جہات کی حامل ہے اس لیے ان کی مساعی پر مختلف جامعات میں تحقیقی کام ہوئے ہیں۔ جن کی نشاندہی ذیل میں کی جاتی ہے۔

- حضرت پیر مہر علی شاہ کی حیات و خدمات، مقالہ نگار: حافظ محمد عاطف، منہاج یونیورسٹی لاہور، سیشن 2002 (ایم اے)
- حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی علم الکلام میں خدمات، مقالہ نگار: غلام محمد صدیق، شیخ زاید اسلامک سنٹر، جامعہ پنجاب لاہور، سیشن 2009
- تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے پیر مہر علی شاہ کی فکری خدمات کا تحقیقی مطالعہ، مقالہ نگار: اکبر علی، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان، سیشن 2014-2012 (ایم فل)
- الافادات التفسیریہ فی کتابات الشیخ السید مہر علی شاہ کولروی، مقالہ نگار: قاری عزیز حیدر، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، سیشن 2018، (ایم ایس)
- تحریک ختم نبوت میں حضرت پیر مہر علی شاہ کی خدمات واثرات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، مقالہ نگار: رحمت باوجی، وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی، سیشن 2020 (پی ایچ ڈی)

مذکورہ تحقیقی کاموں کے علاوہ بھی متعدد سطحوں پر کچھ کام ہوئے ہیں۔ پیر صاحب کی مساعی پر کئی علمی و تحقیقی مضامین بھی رقم کیے گئے ہیں جو مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہوئے ہیں۔ لیکن فن حدیث کے حوالہ سے پیر مہر علی شاہ کی خدمات پر ماقبل کوئی تحقیقی کام نظر نہیں آیا مقالہ ہذا میں علم حدیث میں پیر مہر علی شاہ کی مساعی کا تجزیاتی مطالعہ پیش جاتا ہے۔

پیر سید مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی کی اسناد حدیث:

پیر سید مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی نے مختلف محدثین اساتذہ سے علوم حدیث کی کتب پڑھیں اور ان کتب کی اجازت حاصل کی۔ جن کا مختصر اًتعارف پیش کرتے ہیں

1: اجازت نامہ کتب احادیث صحاح ستہ:

پیر صاحب نے مولانا لطف اللہ علیگڑھی سے قرآن کریم، کتب احادیث صحاح ستہ وغیرہ اور بعض خصوصی احادیث کی سندات حاصل کیں جو دربار عالیہ گولڑہ شریف میں آج بھی محفوظ ہیں۔ محدث سہارنپوری مولانا احمد علی نے 1295ھ میں کتب حدیث کی اجازت عطا فرمائی[1]

2 : اجازت نامہ مشکوۃ المصابیح:

یہ اجازت نامہ مولانا مفتی عنایت اللہ کاکوروی کی سند متصل کے ساتھ علامہ ولی الدین خطیب صاحب مشکوۃ تک پہنچتا ہے[2]

پیر سید مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی رح کی علم حدیث میں عملی و علمی خدمات:

اس مقالہ میں پیر صاحب کی علم حدیث میں عملی و خدمات کا جائزہ لیتے ہوئے آپ کی خدمات کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں

1: عملی خدمات 2: علمی خدمات

1: عملی خدمات:

پیر سید مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی نے دینی و سماجی خدمات کی ترویج واشاعت میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ آپ علم و عرفان اور شریعت و طریقت، دونوں میں جامع تھے۔ عملی طور پر آپ نے علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت اور خاص طور پر حدیث نبویہ کی ترویج واشاعت میں اہم کردار ادا کیا۔

پیر مہر علی کا اتباع سنت:

جناب محترم خلیق احمد نظامی استاذ شعبہ تاریخ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اپنی کتاب میں حضرت مولانا خواجہ سید مہر علی شاہ گولڑوی کے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ غیر شرعی رسومات سے حضرت خواجہ صاحب کو بڑی نفرت تھی ان کے ملفوظات میں جگہ جگہ اتباع سنت نبوی کی تلقین ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کے لیے شریعت نبوی کی پیروی سے بڑھ کر کوئی فخر نہیں ہو سکتا۔[3]

تحریک ترک موالات اور ہجرت اور سنت:

ہندوستان میں جب تحریک ترک موالات اور ہجرت جب زور وشور اور پورے جوش وجذبہ سے جاری تھی پیر صاحب کی رائے اس کے برعکس تھی اس دوران مولانا ظفر علی خان گولڑہ شریف حاضر ہوئے اور اس موضوع کے متعلق گفتگو کی پیر صاحب نے فرمایا

"کہ اس ہجرت کے جواز کی کوئی وجہ کتاب وسنت اور دیگر دلائل شرعیہ سے نہیں ملتی نہ اس قسم کی ہجرت صحابہ کرام نے کی صحابہ کرام کی ہجرت اس واسطے تھی کہ مسلمانوں کو اقامت دین سے مشرک منع کرتے تھے تا آنکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بمعہ جمیع بنی ہاشم وبنی عبد المطلب شعب ابی طالب میں محصور ہونا پڑا مگر یہاں ایسے اسباب موجود نہیں اس کے بعد پیر صاحب فرماتے ہیں مسلمانوں کے لیے چار امور پر عمل پیرا ہونے کا حکم ہے کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع امت اور قول مجتہد، مہاتما گاندھی کے قول کا اتباع کہیں نہیں آیا"[4]

پیر سید مہر علی شاہ کی علوم الحدیث کے فروغ کی مساعی اور مدارس اسلامیہ کا قیام:

مدارس اسلامیہ کا قیام:

پیر سید مہر علی شاہ کو علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت سے بڑی دلچسپی تھی اہل علم سے ملاقات اور اپنے متوسلین علماء کی توجہ اشاعت علم کی طرف مبذول کرتے آیات واحادیث کی تشریحات وتوضیحات میں ایسے نکات بیان کرتے کہ جن سے اسلامی معلم ومدرس کی فضیلت وذمہ داری کا شعور بیدار ہوتا پیر صاحب فرماتے کہ دین اسلام میں اسلامی معلم کی بڑی عزت ہے اس کو انبیاء کرام علیہم السلام کی نیابت کا اعزاز حاصل ہوتا ہے جن لوگوں نے تدریس کے ذریعہ علوم اسلامیہ کی اشاعت میں حصہ لیا قال اللہ اور وقال الرسول میں دن رات گزارے وہ دنیاوآخرت میں زندہ جاوید ہوگئے اور ان کی کاوشوں کے آثارواثرات قیامت تک منتقل ہوتے رہیں گے ان کے لگائے ہوئے درختوں کی شاخوں سے اہل حاجت ہمیشہ مستفید ہوتے رہیں گے مسلمانوں کو تعلیم سے روشناس کرانے کے لیے اسلامی مدارس کا احیاء اور قیام ضروری سمجھتے تھے پیر صاحب کی عمر بیس برس کی تھی فارغ التحصیل ہوئے ابھی کچھ عرصہ ہوا تھا کہ علامہ احمد علی سہارنپوری نے مولانا وصی احمد محدث سورتی کی قیادت میں مولانا محمد علی مونگیری، مولانا احمد حسن کانپوری، مولانا حسن سلہٹی اور مولانا محمد علی واعظ پر مشتمل ایک وفد ترتیب دیا جس کا کام یہ تھا کہ 1857ء کے ہنگامہ غدر میں جو مدارس اسلامیہ بند ہو چکے تھے ان کا احیاء کیا جائے چنانچہ اس

وفد نے پنجاب کا دورہ کیا ہے علامہ شاہ حسین گردیزی، خواجہ رضی حیدر کی کتاب "تذکرہ محدث سورتی" ص،29 جامعہ امدادیہ کشور گنج بنگال کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ پنجاب میں حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف کی وجہ سے اس جماعت کو نمایاں کامیابی ہوئی۔[5]

مدرسہ اسلامیہ زیارت ضلع پشاور کے افتتاحی موقع پر پیر صاحب نے ایک زبردست خطبہ دیا جس میں مسلمانوں کو علم دین کے حصول کی طرف توجہ دلائی آپ کی اشاعت علم دین کی بدولت برصغیر وپاک وہند میں متعدد مقامات پر مدارس اسلامیہ کا قیام عمل میں آیا اور علم دین کو فروغ حاصل ہوا اور اس کام میں آپ کے مریدین ومتقدمین مشائخ وعلماء کرام نے بھی خوب حصہ لیا۔[6]

مراکز درس حدیث کا قیام:

آپ نے علم حدیث پر خصوصی توجہ دی خصوصاً جب منکرین سنت نے سنت کی آئینی حیثیت کے خلاف محاذ قائم کرلیا تو آپ نے اس فرقہ کی تردید میں متعدد مقامات پر حدیث کے درس جاری کرائے اور اپنے متوسلین، علماء کرام کو اس طرف متوجہ کیا اور خود بھی صحاح ستہ کے درس کا اہتمام فرمایا صوبہ سرحد اور پنجاب کے بیشتر مقامات پر درس حدیث شروع ہو گیا پھر آخر وقت تک تدریس حدیث میں مشغول رہے۔[7]

چکڑالوی تحریک اور پیر مہر علی:

پیر سید مہر علی شاہ گیلانی کے عہد میں قادیانیت کے علاوہ افراط وتفریط کی شکار اور بھی کئی مذہبی اور سیاسی تحریکیں ابھرنے لگیں مگر پیر صاحب اور اہل علم کی مساعی اور خصوصی توجہ کی وجہ سے وہ پروان نہ چڑھ سکیں۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی نے حدیث کی حجیت سے انکار کرتے ہوئے ایک نیا فرقہ اہل قرآن کھڑا کر دیا اس کے مقابلہ میں پیر صاحب نے علم حدیث کی تدریس کے لیے مختلف مقامات پر دورہ حدیث کے دروس جاری کرائے اور اپنے تلامذہ ومریدین ومتوسلین کو حدیث کی حجیت اور سنت کے پرچار کے لیے مدارس اسلامیہ کے قیام اور دروس کے لیے تلقین کرتے رہے۔[8]

اساتذہ ومدرسین کی تعیناتی:

ہندوستان میں جس وقت مولوی عبداللہ چکڑالوی نے حدیث کی حجیت سے انکار کرتے ہوئے ایک نیا فرقہ اہل قرآن کھڑا کر دیا اس کے مقابلہ میں پیر سید مہر علی شاہ گیلانی نے علم حدیث کی تدریس کے لیے مختلف مقامات پر دورہ حدیث کے درس جاری کرائے

آپ نے نے علماء کی ایک جماعت تیار کی جنھوں نے اس خطہ میں اسلامی ترویج واشاعت میں نمایاں خدمات سر انجام دیں جن میں چند شخصیات کا ذکر یہاں کرتے ہیں کہ جنھوں نے پیر صاحب کے حکم پر علم حدیث کے فروغ میں نمایاں خدمات سر انجام دیں۔

1:انگہ علاقہ سون خوشاب میں پیر صاحب ؒ کے استاد مولانا سلطان محمود خود پیر صاحب سے سند لے کر درس حدیث میں مشغول ہو گئے۔

2:مولانا مہر محمد (متوفی 1374ھ) شیخ الحدیث جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور میں پیر صاحب کے حکم پر تدریس حدیث پر ہمیشہ عمل پیرا رہے۔

3:مولانا غلام محمد گھوٹوی (متوفی 1367ھ بمطابق 1948ء) شیخ الجامعہ بہاولپور محدث گھوٹوی بھی پیر صاحب کے حسب فرمان تدریس حدیث پر ہمیشہ عمل پیرا رہے۔[9]

4:مولانا حکیم قاری احمد پیلی بھیتی (متوفی 1396ھ بمطابق 1976ء) پیلی بھیت ہندوستان میں درس حدیث کے فرائض سر انجام دیتے رہے آپ کی تصنیفات میں کتاب الصلوۃ، کتاب الایمان، کتاب الجہاد، کتاب الطہارت، صحیح بخاری (ترجمہ)، اسماء الرجال (ترجمہ) اور غیر مطبوعہ تصانیف میں تذکار محدثین وغیرہ شامل ہیں۔[10]

5 : مولانا فضل حق محدث شمس آبادی (متوفی 1929ء) 1307ھ میں جب پیر سید مہر علی شاہ گیلانی مکہ مکرمہ تشریف فرما ہوئے اس دوران مولانا فضل حق شمس آبادی نے آپ سے ملاقات کی اور آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے مولانا نے ایک عرصہ تک طلبہ کو حدیث پڑھائی اسی وجہ سے محدث شمس آبادی مشہور ہوئے۔[11]

6 :مولانا سید عثمان شاہ (متوفی 1361ھ بمطابق 1942ء) علوم اسلامیہ کے فراغت کے بعد موضع بفہ علاقہ پکھلی ضلع ہزارہ میں مستقل سکونت اختیار کی درس و تدریس کا آغاز کیا تھوڑی ہی مدت میں دور دراز تک شہرت ہو گئی آپ پشتو زبان بھی جانتے تھے اس لیے آزاد قبائل، کوہستان، سوات، پشاور اور کابل کے طلبہ بھی بکثرت شریک درس ہوتے تھے ہندوستان میں جب فتنہ انکار حدیث اٹھا تو پیر سید مہر علی شاہ گیلانی نے اپنے متوسلین علماء کو ایک عام حکم دیا کہ ہر مدرسہ میں درس حدیث لازمی کر دیا جائے علاقہ پکھلی ہزارہ میں مولانا سید عثمان شاہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے باقاعدہ دیگر علوم کے ساتھ درس حدیث بھی شروع کیا۔[12]

7:استاذ العلماء مولانا منیر الدین احمد (متوفی 1358ھ /1939ء) مدرسہ احیاء العلوم الہ آباد میں درس تدریس فرماتے رہے آپ کثرت تلامذہ اور فیض کی وجہ سے استاذ العلماء کے لقب سے مشہور ہوئے پیر سید مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی سے شرف بیعت رکھتے تھے آپ نے

تدریس کے علاوہ حاشیہ ترمذی،حاشیہ ابوداؤد ،حاشیہ توضیح و تلویح وغیرہ یادگار چھوڑی ہیں ان میں اکثر حواشی قلمی صورت میں مولانانوراللہ ساکن گولڑہ شریف کے پاس محفوظ ہیں۔[13]

8: مولانا محمد حلیم ہزاروی (متوفی 1392ھ بمطابق 1972ء) اپنے آبائی گاؤں بانڈی عطائی خان مضافات حویلیاں ضلع ہزارہ میں تمام عمر علوم اسلامیہ کی تدریس کی جب منکرین حدیث کا فتنہ اٹھاتو پیر سید مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی نے آپ کو حدیث پڑھانے کا حکم بھیجاتو آپ نے اپنے علاقہ میں دورہ حدیث کا آغاز فرمایا۔[14]

2:علمی خدمات:

پیر سید مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی کی دینی اور علمی خدمات کا دائرہ کار بہت وسیع اور عالمگیر ہے۔ جس کا تعلق تعلیم و تدریس، تصنیف و تالیف ،عقائد و اخلاق ،تہذیب و معاشرت ، احیائے دین اور اصلاح امت سبھی سے ہے ان میں ایک شعبہ علم حدیث بھی ہے جس میں پیر صاحب نے اپنے علمی اور روحانی علوم سے اس شعبہ میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

پیر صاحب اور حجیت حدیث:

دین اسلام اللہ تعالی کا پسندیدہ اور مکمل دین ہے جس کے دو سرچشمے قرآن کریم اور حدیث رسول ہیں حدیث بالکل اسی طرح حجت شرعی ہے جس طرح قرآن کریم شرعی حجت ہے اسی وجہ سے اللہ تعالی نے قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اطاعت رسول اور اتباع رسول کا حکم دیاہے پندرھویں صدی ہجری میں جب ہندوستان میں منکرین ختم نبوت اور منکرین حدیث نے سر اٹھایاتو ان فتنوں کی سرکوبی کے لیے پیر سید مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی ؒ نے عملاجدوجہد کی پیر صاحب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجت شرعی ہونے پر مکمل ایمان ویقین رکھتے تھے اور قرآن کریم کے بعد حدیث رسول علیہ الصلوہ والسلام کو قطعی اور یقینی علم تصور کرتے تھے اور اسے دین کادوسرا اہم ترین ماخذ اور ذریعہ علم تسلیم کرتے ہیں آپ ایک مقام پر وحی ربانی کے فہم کے متعلق لکھتے ہیں

> "اور وحی ربانی کی مراد کو سمجھنے میں ہر نبی کی عقل عموماًاور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقل ہزار درجہ زیادہ خصوصافائق ترہے" اس سے آگے اس بات کی دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالی نے اپنے خطاب کے لیے خاص فرمایاہے اور ان کو تبلیغ احکام کا فریضہ سونپااور جس وحی کے بارے میں ہم بات کررہے

ہیں یعنی قرآن کریم اس کی مراد تک رسائی میں نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی زیادہ خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ آپ

علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالی نے "**ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَه**"[15]

ترجمہ: پھر ہمارے ذمہ ہے اس کو کھول کر بیان کر دینا

کے وعدہ سے سرفراز فرمایا ہے اور نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کا فرمان ہے:

"**سلونی عماشئتم** "[16]

تم جو چاہو مجھ سے پوچھو

کی اجازت مرحمت فرمائی قرآن کریم کی آیت مبارکہ اور ان احادیث نبویہ لکھنے کے بعد پیر صاحب فرماتے ہیں کہ لامحالہ اللہ تعالی کے کلام کی مراد بیان کرنے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام شریف کی رعایت کرنا واجب اور ضروری ہو گا۔[17]

صحابہ کرام اور حجیت سنت کا مفہوم:

پیر صاحب صحابہ کرام کی تعلیمات وافکار اور آثار صحابہ سے حجیت سنت کی اہمیت پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خوارج کی طرف بھیجا تو فرمایا:

"**اذهب إليهم فخاصهم وادعهم إلى الكتاب والسنة ولا تحاجهم بالقرآن فإنه ذووجوه، ولكن خاصهم بالسنة**"[18]

یعنی خوارج کی طرف جاؤ اور دوران بحث صرف قرآن کریم سے دلیل نہ دینا اس لیے کہ نظم قرآنی ذوالوجوہ ہے یعنی زیادہ احتمالات رکھتی ہے لیکن سنت سے دلیل پکڑنا ورنہ اس کے بغیر تو کچھ کہے گا اور وہ کچھ کہیں گے

اس کے بعد پیر صاحب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں:

"**أَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " إِنَّهُ سَيَأْتِي نَاسٌ يُجَادِلُونَكُمْ بِشُبُهَاتِ الْقُرْآنِ، فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ، فَإِنَّ أَصْحَابَ السُّنَنِ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ** "[19]

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عنقریب تمہارے پاس ایسے لوگ آئیں گے جو تمہارے ساتھ متشابہات قرآن کے بارے میں جھگڑیں گے تو احادیث کے ذریعہ ان کی گرفت کرنا کیونکہ اصحاب حدیث کتاب اللہ کو زیادہ سمجھتے ہیں

پیر صاحب ان روایات کو نقل کر کے لکھتے ہیں

"الغرض! سنت سے تمسک کئے بغیر قرآن میں غور کرنا ایسا مرض ہے جو نہ صرف اس آزاد منش آدمی کے لیے مہلک ہے بلکہ اس حد تک متعدی وباء ہے کہ جو بھی اسے دیکھے گا یا اس سے کچھ سنے گا فوراً متاثر ہو گا اسی لیے حکیم وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کی صحبت سے بھی سختی سے منع فرمایا اور اس کے علاج کے لیے سنت سنیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کا نسخہ ارشاد فرمایا"[20]

تصانیف اور علوم حدیث میں خدمات:

درس و تدریس کے ساتھ ساتھ پیر صاحب نے تصنیف و تالیف کے ذریعے احیائے دین کا کام کیا۔ وہ عارف کامل، علوم شرعیہ کے ماہر، محقق اور میدان علم و عمل کے شہسوار تھے۔ تصنیف و تالیف کے میدان میں انہوں نے علوم اسلامی کے بہت سارے موضوعات پر گفتگو فرمائی ہے آپ نے اپنی کتب میں متعدد احادیث کی تشریح فرماتے ہوئے علوم حدیث کے مختلف پہلوؤں پر بحث فرمائی ہے اگر پیر صاحب کی کتب کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو خاص طور پر جن موضوعات پر آپ نے احادیث کی تشریح فرمائی ہے ان میں عقیدہ ختم نبوت کے متعلق احادیث کی تشریح اور منکرین ختم نبوت کا رد، حیات مسیح کے متعلق رفع عیسی و نزول عیسی جیسے موضوعات اور مرزا غلام احمد قادیانی کے باطل افکار و نظریات کا رد، فضائل اہل بیت اطہار و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں وارد احادیث کی تشریح، امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے متعلق احادیث کی علمی تشریح شامل ہے پیر صاحب کی تین کتب جن میں "ہدیہ الرسول"، "شمس الہدایہ فی اثبات حیات المسیح" اور "سیف چشتیائی" شامل ہیں ان میں عقیدہ ختم نبوت، حیات مسیح، عقیدہ امام مہدی علیہا السلام، معراج مصطفی وغیرہ کی احادیث میں اعتراضات پر پیر صاحب نے علوم الحدیث کی روشنی میں جوابات لکھے ہیں متعدد قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام نہ قتل ہوئے اور نہ سولی چڑھائے گئے بلکہ وہ جسمانی طور پر زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے اور قیامت سے پہلے جب دجال ظاہر ہو گا جو یہود میں سے ایک شخص ہو گا اور حضرت امام مہدی علیہ السلام اس سے جہاد میں مصروف ہوں گے اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق میں آسمان سے نزول فرما کر حضرت امام مہدی علیہ السلام سے مل کر جہاد کریں گے اور دجال کو فلسطین کے ایک مقام "باب لد" پر قتل کریں گے اس کے کچھ عرصہ بعد یاجوج ماجوج زمین پر پھیل جائیں گے جو بالآخر حضرت عیسیٰ علیہ

السلام کی دعا سے ہلاک ہو جائیں گے جس کے بعد مسلمان پورے امن وسکون سے رہیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا کر حضور نبی کریم ﷺ کے روضہ اقدس میں مدفون ہوں گے۔ پیر صاحب نے اپنی مشہور کتاب "سیف چشتیائی" میں ابنِ عساکر کی حدیث نزول ابنِ مریم علیہ السلام روایت کردہ حضرت ابو ہریرہ درج فرما کر لکھا تھا کہ اس حدیث کے آخر میں "لَيَهْبِطَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا، أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ بِنِيَّتِهِمَا وَلَيَأْتِيَنَّ قَبْرِي حَتَّى يُسَلِّمَ وَلَأَرُدَّنَّ عَلَيْهِ"[21]' کے الفاظ موجود ہیں اور ہم پیشگوئی کرتے ہیں کہ مدینہ زادھا اللہ شرفا میں حاضر ہو کر سلام عرض کرنے اور جواب سلام سے مشرف ہونے کی نعمت مرزا غلام احمد قادیانی کو کبھی نصیب نہ ہو گی چنانچہ آپؒ کی پیشگوئی پوری ہوئی اور مرزا قادیانی کو نہ توحج نصیب ہوا اور نہ ہی مدینہ منورہ کی حاضری جو اس حدیث کی رو سے حضرت مسیح ابنِ مریم علیہ السلام یعنی مسیح موعود کے لے ایک نہایت ہی ضروری نشان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد حج بھی ادا کریں گے اور رسول اللہ ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام بھی عرض کریں گے اور نبی اکرم علیہ الصلاۃ والسلام انہیں قبر مبارک سے سلام کا جواب بھی دیں گے۔ "تحقیق الحق فی کلمۃ الحق، تصفیہ مابین سنی وشیعہ، اعلاء کلمۃ اللہ وما اھل بہ لغیر اللہ، ملفوظات طیبات" جیسی کتب میں پیر مہر علی شاہ نے اہل بیت اطہار، صحابہ کرام، عبادات ومعاملات اور متفرق مسائل میں وارد احادیث کی فنی تشریح فرمائی ہے۔ پیر صاحب کا ایک اہم علمی کام یہ بھی ہے کہ آپ نے آیات کریمہ واحادیث نبویہ کی روشنی میں مختلف فقہی مسائل پر گفتگو بھی فرمائی ہے جو "فتاوی مہریہ" کی صورت میں امت مسلمہ کی رہنمائی کر رہی ہے پیر صاحب کی کتب میں سے مثالیں ذیل میں مذکور ہیں۔

مثال(الف): بیعت مروجہ اور پیر مہر علی شاہ: پیر صاحب سے سوال ہوا کہ بیعت مروجہ فی زمانہ سنت ہے یا واجب یا فرض اور اس کا ثبوت شرعی کیا ہے رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں بیعت خلافت تھی یا بیعت اسلام بیعت طریقت کا سلسلہ کب سے شروع ہوا اور بیعت مروجہ سے کیا غرض اور کیا فوائد ہیں ارشاد و تلقین کے قابل کون شخص ہوتا ہے اس کا معیار اور شرائط کیا ہیں؟

آپؒ بخاری شریف اور ابن ماجہ احادیث کی کتب کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ بیعت مروجہ فی زمانہ سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تقوی اور اقامت دین اسلام پر بھی بیعت فرمائی ہے چنانچہ انصار کی خواتین سے نوحہ نہ کرنے پر اور فقراء مہاجرین سے اس پر کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کریں حدیث شریف میں ہے:

"عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْنَا: {أَنْ لاَ يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا} [الممتحنة: 12]، «وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ»،"[22]

ترجمہ: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہانے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے میرے سامنے سورۃ الممتحنہ کی یہ آیت پڑھی «أن لا يشركن بالله شيئا» یہ کہ "وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی" آخر تک۔ اور ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ سے منع کیا۔

اور دوسری حدیث شریف میں ہے

" عوف بن مالك الاشجعي ، قال: كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم سبعة او ثمانية او تسعة، فقال:" الا تبايعون رسول الله؟"، فبسطنا ايدينا، فقال قائل: يا رسول الله، إنا قد بايعناك، فعلام نبايعك؟، فقال:" ان تعبدوا الله، ولا تشركوا به شيئا، وتقيموا الصلوات الخمس، وتسمعوا وتطيعوا واسر كلمة خفية، ولا تسالوا الناس شيئا"[23]

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہم سات یا آٹھ یا نو آدمی تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم لوگ اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرو گے"؟ ہم نے بیعت کے لیے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے (بیعت کرنے کے بعد) ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! ہم آپ سے بیعت تو کر چکے لیکن یہ کس بات پر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس بات پر کہ اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، پانچ وقت کی نماز کا اہتمام کرو، حکم سنو اور مانو"، پھر ایک بات چپکے سے فرمائی: "لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرو۔

پیر صاحب فرماتے ہیں کہ بیعت مروجہ کثرت ذکر الہی وزہد تقوی پر بھی اس قبیلہ سے ہے اللہ تعالی قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے

"يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّؕ-اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّۚ-فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِؕ-لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ یَحِلُّوْنَ لَهُنَّؕ-وَ اٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْاؕ-وَ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّؕ-وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَ سْــٴَـلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَ لْیَسْــٴَـلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْاؕ-ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِؕ-یَحْكُمُ بَیْنَكُمْؕ-وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ"[24]

ترجمہ: ایمان والو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں (کفرستان سے) اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرو، اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے، پھر اگر وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کی طرف واپس نہ لوٹاؤ، نہ یہ ان (کافروں) کیلئے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کیلئے حلال ہیں اور ان کے کافر شوہروں کو وہ (حق مہر) دیدو جو انہوں نے خرچ کیا ہو اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کر لو جب ان کے مہر انہیں دو اور کافرہ عورتوں کے نکاح پر نہ جمے رہو اور وہ مانگ لو جو تم نے خرچ کیا ہو اور کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا، یہ اللہ کا حکم ہے، وہ تم میں فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ بہت علم والا، بڑا حکمت والا ہے۔

اس کے بعد پیر صاحب لکھتے ہیں کہ

"بیعت طریقت سے غرض حصول سکینہ باطمینان قلب واخلاص وشوق وترک ماسوی اللہ ہے سنت اللہ اس پر جاری ہے کہ علماء کی صحبت کے بغیر علم، خیاط کی مجلس کے بغیر خیاطت اور آہن گر کی صحبت کے سواء آہن گری حاصل نہیں ہوتا".

بیعت کے قابل کون شخص اہل ہو سکتا ہے:

پیر صاحب فرماتے ہیں کہ

"بیعت کرنے کے قابل وہ شخص ہوتا ہے کہ ضروری علم دینی کے علاوہ اوصاف ذیل بھی رکھتا ہو:

متقی یعنی پرہیز گار ہو، کبائر سے مجتنب یعنی بڑے گناہوں سے بچنے والا ہو ، صغائر پر غیر مصر یعنی چھوٹے گناہوں سے ، زاہد ، عابد یعنی عبادت گزار، اشغال واذکار پر مداومت کرنے والا ، امر معروف و نہی عن المنکر ، ذوفہم مستقل رائے ، شیخ کی صحبت سے فیض یافتہ ہو اس کے ساتھ لکھتے ہیں کہ طریقت، شریعت کے بر خلاف نہیں ہے شریعت خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت وارشاد ہے اور طریقت اس پر چلنے کو کہتے ہیں"۔[25]

مثال (ب): سہارن پور میں درس حدیث میں شمولیت:

سہارن پور میں شیخ الحدیث مولانا احمد علی فن حدیث کے امام تصور کئے جاتے تھے پیر سید مہر علی شاہ گیلانی درس حدیث کے لیے سہارن پور میں داخل ہوئے درس حدیث کی تحصیل کے دوران پیر صاحب فرماتے ہیں کہ مولانا احمد علی کے درس میں ہم دو طالب علم مولانا وصی احمد

پہلی بھیتی اور میں حنفی المذہب تھے باقی اکثر و بیشتر طلباء غیر حنفی المذہب تھے درس کے دوران اکثر اختلافی مسائل پر بحث چھڑ جاتی تھی ۔ایک روز بخاری شریف کی حدیث:

" عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ هُوَ ابْنُ مُعَاذٍ، بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ، فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ"[26]

ترجمہ: حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی قریظہ سعد بن معاذ کے حکم پر اتر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد کو بلوایا وہ گدھے پر سوار ہو کر کے آئے جب مسجد کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار سے فرمایا اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔

" قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ "کے متعلق بحث ہوئی کہ قیام حضرت سعد کی تعظیم کے لیے تھا یا ان کے زخمی ہونے کی وجہ سے امداد و اعانت کی غرض سے تھا حضرت استاد نے قیام بہ مامور کو برائے تعظیم قرار دیا مخالفین نے اعتراض کیا کہ اس کا کوئی قرینہ نہیں حضرت سعد زخمی تھے قیام کا امر انھیں سواری سے اتار کر لانے کے لیے تھا پیر صاحب کہتے ہیں کہ استاد صاحب نے میری طرف دیکھا تو میں نے عرض کیا کہ "قوموا" جمع ہے اور زخمی ہونے کی وجہ سے امداد کی حاجت ایک شخص کے قیام سے بھی پوری ہو سکتی تھی سب انصار کو کھڑے ہونے کا حکم اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ حکم برائے تعظیم تھا۔علاوہ ازیں قاعدہ ہے کہ اگر مشتق پر حکم کیا جائے تو مشتق منہ علت حکم ہوتا ہے جیسے الکاتب و متحرک الاصابع میں تحریک اصابع کی علت کاتب کا مبداء اشتقاق کتابت ہو گی کتب علم بلاغت و اصول میں یہ مسئلہ مذکور ہے۔

پیر صاحب اس کی مثال قرآن کریم سے بیان کرتے ہیں:

"وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا" [27]

ترجمہ: اور چور مرد اور چور عورت ہو تو ان کا ہاتھ کاٹو۔

اور آیت:" اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ "[28]

ترجمہ: زناکار عورت اور زناکار مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے لگاؤ۔

میں قطع اور جلد کی علت سرقہ اور زنا ہے لہذا "قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ" میں قوموا یعنی کھڑے ہونے کی علت "سید" کا مبداء اشتقاق سیادت یعنی سرداری قرار پائے گی پس ثابت ہوا کہ کھڑا ہونے کا حکم بغرض تعظیم تھا[29]

مذکورہ مثال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نصوص سے اعتناء اور ان سے استنباط و استدلال میں پیر مہر علی شاہ کو غیر معمولی ملکہ حاصل تھا۔

نتائج تحقیق

مندرجہ بالا بحث سے درج ذیل نتائج اخذ کئے جاسکتے ہیں

1: پیر سید مہر علی شاہ گیلانی نے علم حدیث میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

2: پیر مہر علی شاہ نے اپنے عہد کے جید علماء سے علم حدیث سیکھا۔ اور اجازت کی اسناد بھی حاصل کیں۔

3: پیر مہر علی شاہ نے مولانا لطف اللہ علی گڑھی اور سہارنپور کے معروف محدث مولانا احمد علی سہارنپوری جیسے جید علماء سے علم حدیث کا فیض حاصل کیا۔

4: پیر صاحب کی کتب میں جابجا احادیث کے حوالے موجود ہیں۔ وہ احادیث کے شارح بھی ہیں اور کئی مقامات پر احادیث سے انکے استدلالات انکی علم حدیث میں گہری بصیرت پر دلالت کرتے ہیں۔

5: پیر مہر علی شاہ نے اپنی کتب میں مختلف علوم الحدیث بارے بھی بحث کی ہے۔

6: پیر صاحب نے اپنے عہد میں فتنہ انکار حدیث کے دوران حجیت حدیث کی اہمیت کو اجاگر کرنے کی مساعی کی اور مختلف مدارس میں فن حدیث کے ماہر اساتذہ کی تعیناتی کی۔

7: پیر صاحب مدارس اسلامیہ کی ترویج واشاعت کے ذریعہ علوم حدیث میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔

8: پیر مہر علی شاہ نے علم حدیث کی روشنی میں جو احادیث کی تشریح فرمائی ہے۔ وہ کئی پہلوؤں سے منفرد اور ممتاز ہے۔ اس حوالے سے خا ص طور پر انکی کتب میں قادیانیت کے علمی محاکمہ کی مباحث کو دیکھا جا سکتا ہے۔

9: پیر مہر علی کے تلامذہ کے علمی و تصنیفی کاموں میں موجود مباحث فن حدیث کے جائزہ سے بھی پیر صاحب کی خدمات علم حدیث کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

10: پیر مہر علی شاہ کی جملہ تصانیف (کتب، علمی مضامین، تبصروں) کے گہرے مطالعہ کے ذریعے فن حدیث کے مختلف میادین بارے انکی تحقیقات و آراء کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے جو یقیناً حدیث کے میدان میں پیر صاحب کی گہری بصیرت پر دلالت کرتی ہیں۔

مصادر اور مراجع:

1: مفتی فیض احمد فیض، مہر منیر (اسلام آباد: کتب خانہ درگاہ عالیہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف، ستمبر 2011ء)، 79۔

Muftí Faiz Ahmad Faiz, Mehar e Muneer (Islamabad: Kutab Khana Dargha Alia Gousia Mehria Golra Sharif, 2011),79.

2 : ایضاً، 80۔

Ibid,80.

3 : خلیق احمد نظامی، تاریخ مشائخ چشت (لاہور: مشتاق بک کارنر، س ن)، 687۔

Kaleeq Ahmad Nizami, Tareehk Mashaihk Chicht (Lahore: Mushtaq Book Corner, nd),687.

4: فیض، مہر منیر، 133۔

Faiz, Mehar e Muneer, 246.

5 : علامہ شاہ حسین گردیزی، تجلیات مہر انور (اسلام آباد: مکتبہ مہریہ گولڑہ شریف، 1992ء)، 41۔

Allama Shah Hussain Gardazi, Tajelaiat Mehra e Anwar (Islamabad: Maktaba Mehria Golra Sharif, 1992‹),41.

6 : ایضاً، 46۔

Ibid,46

7 : ایضاً، 40۔

Ibid,40.

8 : فیض، مہر منیر، 140۔

Faiz, Mehar e Muneer, 140.

9 : ایضاً، 140۔

Ibid,140.

10 : گردیزی، تجلیات مہر انور، 765۔

Gardazi, Tajelaiat Mehra e Anwar,765.

11 : ایضاً، 727۔

Ibid,727.

12 : ایضاً، 527۔

Ibid,527.

13 :ایضاً،954-953۔

Ibid,953-954.

14 :ایضاً،874۔

Ibid,874.

15 :القرآن،19:75۔

Al Quran, 75:19.

16 : محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب الغضب فی الموعظہ والتعلیم اذا رای مایکرہ، رقم الحدیث:92 ۔

Muhammad bin Ismail Al Bukhari, Al Jami Al Sahih, Kitab al-Ilm, Bab al-Ghazab fi al-Mawizah wa al-Talim iza ra'a ma yakrah., Hadith No: 92.

17 : پیر سید مہر علی شاہ گیلانی، ہدیۃ الرسول (اسلام آباد: کتب خانہ درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف، 2012ء)، 16۔

Pir Syed Mehr Ali Sha Gilani, Hadya al Rasool, (Islamabad: Kutab Khana Dargha Ghousia Mehria Golra Sharif, 2012),16.

18: ابن الحدید، شرح نہج البلاغہ، (بغداد: دار الکتب العربی، 2007ء)، 4:236۔

Ibn al Hadeed, Explanation Nahjul Blagah (Bagdad: Darul Kutab Al Arabi ,2007),4:236.

19 :عبد الرحمن الدارمي، سنن الدارمي (السعودية: دار المغني، الطبعة: الأولى، 2000ء) 1/240۔

Abd al-Rahman Al-darmi, Sunan Al-darmi, (Al Saudia: Dar al Mughni, 1st edition 2000), 1/240.

20 : گیلانی، ہدیۃ الرسول، 19۔

Gilani, Hadya al Rasool, 19.

21 : عبد اللہ الحاکم نیشاپوری، المستدرک علی الصحیحین، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ–الطبعۃ الأولی، 1990) 4/1

Abd Allah Al-Hakim Nishapuri, Almustdrak Ala al-Sahehain, (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmīyyah 1st edition 1990), 1/4.

22 : البخاری، الجامع الصحیح، کِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ، بَابُ قَوْلِهِ {إِذَا جَاءَكَ المُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ} حدیث نمبر 4892۔

Al Bukhari, Al Jami Al Sahih, Kitab Tafsir al-Quran, Bab qawlih Iza Ja'aka al-Muminat yubayi'nak, Hadith no: 4892.

23 ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الجھاد، بَابُ: الْبَيْعَةِ، حدیث نمبر: 2867۔

Ibn Maja, Sunan Ibn Maja, Kitab al-Jihad, Bab Al Baiah, Hadith no.: 2867.

24 :القرآن،10:60۔

Al Quran, 60:10.

25 : پیر سید مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی، فتاویہ مہریہ، (گولڑہ شریف: 1988ء)، 50۔

Pir Syed Mehr Ali Shah Gilani Golravi, Fatawa Mehria, (Golra Sharif: 1988), 50.

26 :البخاری، الجامع الصحیح، کِتَابُ الجِهَادِ، بَابُ إِذَا نَزَلَ العَدُوُّ عَلَى حُكْمِ رَجُلٍ: حدیث نمبر 3043۔

Al Bukhari, Al Jami Al Sahih, Kitab al-Jihad, Bab Iza nazal al-'aduw ala kum rajul, Hadith no.: 3043.

27 :القرآن،38:5۔

Al Quran, 5:38.

28 :القرآن،2:24۔

Al Quran, 24:2.

29 : فیض، مہر منیر، 83

Faiz, Mehar e Muneer,83.